کلام: گوہرؔ جارچوی

طواف

خدا سے کہتا تھا کعبہ طواف کرنا ہے
مجھے بتولؑ کے گھر کا طواف کرنا ہے

کہا خدا نے خوشی سے روانہ ہو جلدی
مگر پہنچ کے وہاں یاد رکھنا بات مری
مری طرف سے ہی پہلا طواف کرنا ہے

وہاں وِلا کے سپاہی نہ روک لیں آ کر
نجف کی خاک کا احرام لے جا بنوا کر
اُسے بنا کے وسیلہ طواف کرنا ہے

رہے خیال وہاں پر ہے کبریائی فضا
سجا لے اپنے لبوں پر علیؑ علیؑ کی صدا
کئے جا پھر تجھے جتنا طواف کرنا ہے

وہاں پہ روک لیا کربلا نے کام ہے کیا
دِکھا کے تیرہ رجب کی نشانی اُس نے کہا
خدا نے بھیجا ہے قبلہ طواف کرنا ہے

ادب سے پہلے تو احرامِ ہل اتا باندھا
خوشی سے وجد میں قرآن جھوم کر بولا
مجھے حدیثِ کساء کا طواف کرنا ہے

دیا یہ حکم خدا نے علیؑ ولی ہے میرا
یہ صرف کعبے پہ واجب نہیں ہے سُن اِن کا
تجھے بھی عرشِ معلیٰ طواف کرنا ہے

یہ جھوم جھوم کے کعبے نے مرتضیٰؑ سے کہا
دکھائی دیتا ہے جلوؤں میں آپ ہی کے خدا
مجھے تو آپ کا قبلہ طواف کرنا ہے

علیؑ کو دیکھا تھا آتا ہوا فرشتوں نے
یہ ماتمی سے ادب سے کہا فرشتوں نے
ہمیں تمہاری لحد کا طواف کرنا ہے

زمین گھوم رہی ہے صدائیں دے دے کر
خدا کا حکم یہی ہے کہ مجھ کو تا محشر
علیؑ کے نقشِ قدم کا طواف کرنا ہے

کہا یہ کعبے سے میں نے وِلا کی محفل میں
علیؑ کے عشق کا کعبہ ہے اب میرے دل میں
مجھے نہیں تجھے میرا طواف کرنا ہے

بلا کا دشت ہے لیکن شفا کی ہے جاگیر
یہ تیری زندہ حقیقت ہے مقتلِ شبیرؑ
یہاں پہ موت کو زندہ طواف کرنا ہے

حسینؑ تجھ سا جہاں میں نہیں ہے کوئی طبیب
تیرے لہو نے بنائی ہے یہ دوائی عجیب
شفا کو خاکِ شفا کا طواف کرنا ہے

کہا یہ مست بنا کے وِلا کی مستی نے
سنو فرشتو نجف آ گئے تو خیال رہے
یہاں ملنگوں کے جیسا طواف کرنا ہے

سلام تشنہ دہن فاتحِ فرات تجھے
عجیب وَصف ہیں سیراب تیرے روضے کے
یہاں پہ دریا کو پیاسا طواف کرنا ہے

یہ کہہ کے توڑ دیئے حرؑ نے بیعتوں کے حصار
یہ جان کرنی ہے میں نے حسینیت پہ نثار
مجھے حسینی وِلا کا طواف کرنا ہے

ہے نام فاطمہؑ، زہراؑ لقب ہے بی بی کا
انھی کے گھر کا ہے گوھرؔ خطاب طورِ وِلا
یہاں پہ بن کے ستارہ طواف کرنا ہے